REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰/ ‏

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۵ نبوت ۱۳۳۸ ہش ۱۵ نومبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل ضعف کی شکایت رہی اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۴ نومبر۔ بوقت سوا دس بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

بوقت سوا دس بجے صبح۔ ربوہ ۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۴ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل نسبتاً بہتر رہی۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

جلسہ سالانہ کے ٹکٹ سٹیج

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست ٹکٹ سٹیج حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست معہ جملہ کوائف و وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر جماعت یا پریذیڈنٹ جماعت (جو بھی صورت ہو) دس دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ جلسہ پر آکر دوست دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

پاکستان نے پہلی اننگز میں چار وکٹ کے عوض ۱۴۶ رنز بنائیں

ڈھاکہ ۱۴ نومبر۔ آسٹریلیا اور پاکستان کے درمیان پہلے ٹیسٹ میچ کے پہلے روز کل یہاں ڈھاکہ سٹیڈیم میں کھیل ختم ہوتے تک پاکستان نے ۱۴۶ رنز بنائیں اور اس کے چار کھلاڑی آؤٹ ہوئے ٹیسٹ پانچ دن جاری رہے گا۔ امروزہ کھیل کی نمایاں بات حنیف محمد کا شاندار ۶۶ سکور ہے۔

اخباری کاغذ سے کنٹرول اٹھانے کا فیصلہ

کراچی ۱۴ نومبر۔ ایک ہینڈ آؤٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے اخباری کاغذ کی قیمت اور تقسیم دونوں سے کنٹرول اٹھالیا ہے۔ اس فیصلے پر عمل درآمد شروع ہونے کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ضلع شیخوپورہ کے دیہات میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی شاندار امدادی مساعی

موسمی امراض کی روک تھام کیلئے وسیع پیمانے پر ادویہ کی مفت تقسیم

مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کی درخواست پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے شیخوپورہ کے دیہات میں جہاں موسمی امراض ملیریا اور پیچش وغیرہ کا بہت زور ہے۔ طبی وفود بھجوانے اور وسیع پیمانے پر مفت ادویہ تقسیم کرنے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ اس کام کا آغاز آج سے قریباً دو ماہ قبل کیا گیا تھا وہاں متعدد طبی وفود بھجوا کر ایک معقول رقم کی ادویہ مریضوں میں مفت تقسیم کی گئی تھیں۔ اب پھر جبکہ ملیریا اور پیچش وغیرہ امراض نے زور پکڑا ہے۔ وہاں طبی وفود بھجوانے کا از سرِ نو انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ مورخہ ۴ نومبر کو چار افراد پر مشتمل ایک وفد مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کی قیادت میں بھجوایا گیا۔ وفد کے ہمراہ چار صد روپے کی ادویہ تھیں تاکہ وفد ان ادویہ کو علاقے میں تقسیم کرے اور اس طرح بیماروں اور مصیبت زدگان کے ساتھ عملی ہمدردی کا ثبوت دے۔

دوسرا وفد مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری کی قیادت میں جو تین افراد پر مشتمل تھا ۵ نومبر کو ضلع شیخوپورہ کے ایک اور علاقے میں روانہ کیا گیا اس وفد کے پاس بھی چار صد روپے کی ضروری ادویہ تھیں۔ ان وفود نے ایک ایک ہفتہ تک دیہات کا دورہ کرکے مریضوں کا علاج کیا وفود بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے۔

ہم قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان وفود کی مساعی میں برکت ڈالے تاکہ وہاں کے مریض جلد از جلد شفایاب ہوں اور اپنی زمینوں پر کام کرنے کے قابل ہوں۔

خاکسار:۔ حسن محمد خاں ناظم خدمت خلق
مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ایک اہم لیکچر

مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ نومبر بروز اتوار سوا ایک بجے بعد دوپہر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل "بہائی مذہب کے اصول اور اس کی تعلیم" کے موضوع پر ایک لیکچر دیں گے۔

علم دوست احباب سے شرکت کی درخواست ہے لیکچر وقت مقررہ پر شروع ہو جائے گا۔ اس لئے احباب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

(سیکرٹری مجلس علمی)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۹ء

بھارت کے مسلمان

بعض فرقہ پرست ہندو جماعتوں کی وجہ سے بھارت میں مسلمانوں کو بڑے مصائب بنتا پڑ رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوؤں کا ایک طبقہ ذہنی طور پر سخت متعصب واقع ہوا ہے اور وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ دوسرے مذاہب والوں کا قافیہ تنگ رکھا جائے اس طبقہ کے نزدیک بھارت کے مالک صرف وہی لوگ ہیں جو ہندو رسم و رواج کو قبول کریں اور ہندو دیوتاؤں کو مانیں۔ ہندی زبان بولیں الغرض ہر طرح سے ہندو بن جائیں۔ اگرچہ ہندوؤں کی اکثریت ایسے تعصبات سے یقیناً بالا ہے۔ افسوس ہے کہ اس لحاظ سے بھارت کے سب علاقوں سے بڑھ کر یوپی کا علاقہ خاص طور پر سخت گیر ہے۔ اگرچہ اس علاقے سے بعض اچھے خیالات اور رواداری نہ ذہنیت رکھنے والے ہندو بھی بہت پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن متعصب ہندوؤں کی اکثریت اسی علاقہ میں پائی جاتی ہے۔ اسی علاقہ میں عیسائیوں۔ مسلمانوں جینیوں اور بودھوں کو چین نصیب نہیں ہے۔ اردو زبان جو در اصل اس علاقہ کی مادری زبان ہے۔ اس کو یہیں سے دیس نکالا دیا گیا ہے۔ اور یہیں عوامی مدارس میں عیسائیوں اور مسلمانوں کو بھی مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ ہندوانہ پرارتھنا میں شمولیت کریں۔ پھر لطف یہ ہے کہ یہی علاقہ ہے کہ جہاں مسلمانوں کی بھی بڑی بڑی درسگاہیں ہیں۔ اور مذہبی طور پر اس علاقہ کے مسلمان دوسرے بھارتی مسلمانوں سے زیادہ بیدار ہیں اس لئے یہیں متعصب ہندوؤں کو مسلمانوں کو تنگ کرنے کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ "پرتاپ" کی ایک تازہ اطلاع ملاحظہ ہو:۔

"لکھنؤ ۱۸ اکتوبر (اخبار پرتاپ میں شائع شدہ خبر) معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ یوپی سرکار نے اپنے ملازمین کو جماعت اسلامی کے ممبر بننے کی ممانعت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے یہ فیصلہ اس جماعت کے بعض لیڈروں کی ملک دشمن سرگرمیوں کی رپورٹوں کی بنا پر کیا گیا ہے۔ سرکاری ملازمین سے متعلق قواعد کے مطابق ملازمین سیاسی جماعتوں کے ممبر نہیں بن سکتے۔ لیکن انہیں مذہبی جماعتوں اور سنستھاؤں میں شامل ہونے کی آزادی ہے لیکن اب سرکار کو ملنے والی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ جماعت اسلامی اسلام کی تبلیغ کے علاوہ سیاسی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتی ہے۔"

ہمیں بارہا باور کرایا گیا ہے کہ بھارت کی جماعت اسلامی نے اپنے نظریات میں بڑی تبدیلی کر لی ہوئی ہے اور ان کی جدوجہد صرف دینی سرگرمیوں تک محدود بتائی جاتی ہے اور سیاسی پارٹی کے طور پر سیاست میں حصہ لینا اس نے ترک کر دیا ہوا ہے۔ اگر جو کچھ اس جماعت کی تبدیلی نظریات کے متعلق ہم تک پہنچا ہے وہ صحیح ہے اور جماعت ان اصولوں کی پابندی کرتی ہے تو یقیناً جو کچھ اس خبر میں بتایا گیا ہے اس میں ایک حد تک مبالغہ پایا جاتا ہے اور اس بات کا بڑا امکان ہے کہ ہندوؤں کا متعصب طبقہ ان کے متعلق جھوٹی سچی خبریں بنا کر ان کے خلاف پھیلاتا ہو اور حکومت تک پہنچاتا ہو۔ جس سے حکومت ان سے بدظن ہو گئی ہو۔ اس کا بہت بڑا امکان ہے تاہم ہمیں بھارت کی جماعت اسلامی کی حرکات و سکنات کے متعلق صحیح علم نہیں ہے یہ ہماری قیاس آرائی صرف اندازہ ہے تاہم اس جماعت نے کشمیر میں دوبارہ بھارت کے تعلق میں جس تعصب کا اظہار کیا وہ اپنی جگہ پر ہے۔

ایسے حالات میں متعصب ہندو علاقہ میں رہنے والے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ خاص احتیاط اور جرأت سے کام لیں۔ اور ایک سیکولر حکومت کے روادارانہ اصولوں سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی طرف سے کوئی ایسا موقعہ نہ دیں جس سے یہ متعصب طبقہ ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ اس ضمن میں خاص کر بھارتی جماعت اسلامی کو بھی ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ اگر پہلے نہیں کی تو اب تمام ایسے لٹریچر کی اشاعت کلی طور پر بند کر دے۔ جس میں شاید بعض وقتی حالات کے ماتحت اسلام کو ایک خالص سیاسی تحریک کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اور اس کی بجائے ایسی صحت مندانہ اسلامی زندگی کا نمونہ دکھائے جس سے عام مسلمانوں کا دینی کردار بھی ایک ایسی دلکشی اور دلآویزی اپنے اندر پیدا کرے کہ مخالف سے مخالف کو بھی کہیں انگلی رکھنے کی گنجائش نہ ہو بلکہ اسلامی اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

اسلام کا فلسفۂ اخلاق ایک نہایت سادہ پاکیزہ اور عملی فلسفہ ہے اور اتنا پرکشش ہے کہ اس سے انسان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بھارت کے مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو اسلامی اصولوں کی فلاسفی اپنے حسن کردار میں ظاہر کرنے کی جس قدر آج ضرورت ہے اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ اس کے لئے بھارت کے مسلمانوں کے پاس بھی ان درویشوں کی سیرت کے اعلیٰ نمونے موجود ہیں جنہوں نے نہایت غیر موافق حالات میں بھی محض اپنے حسن کردار کی وجہ سے اشاعت تبلیغ اسلام میں ایسی فتوحات حاصل کیں کہ جن کے سامنے بادشاہوں کے کارنامے بھی ہیچ نظر آتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات ایسی تعلیموں کے منافی ہے۔ جن کا عملی نتیجہ تو کوئی نہیں برآمد ہو سکتا۔ البتہ غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام کی طرف سے ایک گرہ سی پڑ جاتی ہے۔

جہاں تک بھارت کا تعلق ہے ہمیں کامل یقین ہے کہ متعصب طبقہ اتنا طاقتور نہیں ہے۔ جتنا کہ وہ نظر آتا ہے۔ ہندوؤں کی اکثریت نیک دل اور حق کی متلاشی ہے۔ اگر بھارت کے مسلمان اہل علم حضرات سچے دل سے اسلامی تعلیمات کی ان میں اشاعت کریں تو ہمیں پورا یقین ہے کہ تھوڑی ہی مدت میں وہ فضا کو اپنے حق میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں لیکن اس کے لئے انہیں بڑی قربانی دینے نہایت اخلاص عقیدت اور قوت برداشت پیدا کرنے اور سچا نمونہ دکھانے کی ضرورت ہے

اس ضمن میں صدق جدید لکھنؤ کا مندرجہ ذیل نوٹ واقعی امید افزا ہے۔ بھارت کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے ہی تعمیری کاموں کی طرف متوجہ ہوں۔ جن کے نتائج پائیدار اور مؤثر ہو سکتے ہیں۔ فھو ھذا

"سکرٹری صاحب، مجلس استقبالی صوبہ دینی تعلیمی کانفرنس، بستی (یوپی)، کے قلم سے:۔

"پرنسپل صاحب مجیدیہ اسلامیہ کالج الہ آباد نے جناب محمد احمد رضوی صاحب کی اس تجویز کو بہت پسند کیا ہے کہ تمام اسلامیہ کالجوں میں دینی تعلیم کا ایک کورس مرتب کر کے مسلمان بچوں کے لئے درجہ ۹ سے درجہ ۱۲ تک رائج کیا جائے اور اسکے لئے ایک الگ کمیٹی تشکیل کر دی جائے اور تمام پرنسپل صاحبان کے نام دعوت نامے جاری کر دئے جائیں۔ جناب حامد علی صاحب سابق پرنسپل حامد اسلامیہ کالج (محلہ الہ داد پور) گورکھپور نے نصاب کی تیاری اپنے ذمہ لی ہے جو صاحبان اس سلسلہ میں کوئی مشورہ دینا چاہیں وہ حامد علی صاحب موصوف کو تحریر فرمائیں"۔

شکر اور صد شکر کہ مدت کے بعد مسلمان ایک تعمیری اور ٹھوس کام کی طرف متوجہ تو ہوئے۔ ورنہ جلوں جلوسوں، نعروں، تقریروں، رزولیوشنوں کی چاٹ تو اس طرح پڑ چکی ہے کہ ساری کی ساری قوت انہیں تماشوں اور پھلجھڑیوں کی نذر ہو جاتی ہے اور ایک قدم بھی تعمیری اور تنظیمی کاموں کی طرف نہیں اٹھ پاتا۔ اسلامیہ کالجوں کی حد تک مسلمان اگر دینی تعلیم اور اردو کا انتظام کر لیں، تو معمولی نہیں ایک بڑا کام ہو جائے اور یہ کام کچھ ایسا دشوار بھی نہیں ضرورت صرف اتنی ہے

وہ مسیحی نفس ہے مسیحا جبیں ہے

نیا آسماں ہے نئی اب زمیں ہے
یہ دنیا وہ پہلی سی دنیا نہیں ہے

ظہورِ مسیحِ محمدؐ کے دم سے
بیابانِ ملّت بہار آفریں ہے

دمشقِ ضلالت کی تاریکیوں میں
منارۂ مہدی ضیا گستریں ہے

زہے طالعِ بزمِ ابنائے فارس
جہاں ربِّ کون و مکاں جاگزیں ہے

خوشا خاتمِ حلقۂ احمدیّت
جڑا جس میں فضلِ عمر سا نگیں ہے

وہ ممسوحِ عطرِ رضا ہے جہاں میں
وہ بنیانِ مرصوصِ دینِ متیں ہے

وہ ہے سلسبیلِ رحیقِ صداقت
وہ تسنیمِ صہبائے نورِ یقیں ہے

وہ تقویمِ احسن ہے کون و مکاں میں
وہ مسیحی نفس ہے مسیحا جبیں ہے

مبارک ہو مرغِ نوا سنجِ صحرا
وہ طوبائے فردوسِ عرشِ بریں ہے

باسمِ تبارک وہ ہے جامِ نوشیں
بربِّ جہاں وہ خمِ انگبیں ہے

مصلح الدین احمد راجیکی (مرحوم)

ایک نو مسلم جرمن دوست کا تبلیغی خط اپنے ہم وطنوں کے نام

(از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج جرمن مشن بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

جون ۱۹۵۹ء میں مغربی جرمنی کے موجودہ دارالحکومت بون کے مقام پر عیسائیوں کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں دور دراز کے عیسائی مدعو کئے گئے۔ چنانچہ اس اجلاس میں پروٹسٹنٹ فرقہ کے مشنری مسٹر ERNST PFANSCHILLING بھی شامل ہوئے۔ ان کی تقریر کو جرمن کے پریس نے خاص اہمیت دی۔ ہماری جماعت کے ایک جرمن ممبر برادرم عبداللہ جزبلٹ نے جو بون کے قریب رہتے ہیں اس عیسائی مشنری کو خطوط لکھے۔ ان خطوط کا ملخص میں اپنے الفاظ میں احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔ برادرم عبداللہ صاحب نے اپنے خطوط میں مندرجہ ذیل امور کو دلائل کے ساتھ پیش کیا۔ ہمارے مذہب کو محمڈن ازم کے نام سے یاد کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے مذہب کا نام اسلام رکھا ہے۔ محمڈن ازم کا مطلب تو یہ ہے گا کہ ہم بھی نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔ جو بالبداہت غلط ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی خاص توحید کے قائل ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انسان کی حیثیت دیتے ہیں اور ہم سب نبیوں کے متعلق یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ سب انسان تھے۔ اور خدا تعالیٰ کا وجود واحد یگانہ ہے۔ ہمارے مذہب کا نام اسلام ہے جس کا مطلب امن صلح اور سلامتی کے ہیں اور یہی امور اسلام کا لب لباب ہیں۔ یہ امر بالکل غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اور اس کے بعد کی اسلامی تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ مسلمانوں نے حتی المقدور رواداری صلح اور امن کے سنہری اصولوں کو برقرار رکھا لیکن اس کے برعکس کیا آپ اس امر سے انکار کر سکتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنی طاقت کے زمانہ میں مسلمانوں پر مظالم ڈھائے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ مسلمانوں کو سپین سے طاقت کے زور سے نکالا گیا اور مسلمانوں پر جس قدر سختیاں اور ظلم کئے گئے وہ عیسائیت کی تاریخ سے کبھی محو نہیں ہو سکتے۔ کیا آپ دیانت داری سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر مسلمان تلوار سے کام لیتے تو بلقان کا سوال کبھی پیدا نہ ہوتا اور وہاں عیسائی کبھی بھی اپنے پیر نہ جما سکتے۔ میں ایک روز رومانیہ سے جلاوطن شدہ مسلمانوں سے بات کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا اگر مسلمان عیسائیوں کے ساتھ سختی کا سلوک کرتے تو آج بلقان میں عیسائیت کا دیوالہ نکل چکا ہوتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ اس بات کو بھی ثابت نہیں کر سکتے کہ مسلمانوں نے بحیثیت مجموعی اسلامی رواداری کے سنہری اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر دوسرے مذاہب کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی کی ہو۔ انہی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے اور اب اسلامی جماعت کے ممبر آج روئے زمین میں اسلامی تعلیمات کو پھیلانے میں مصروف ہیں۔ اور اسلامی جماعت کے ذریعہ اسلام کی دنیا بھر میں ترقی کسی طاقت یا تشدد کے بغیر ہو رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام صلح اور امن کا مذہب ہے اور مغربی دنیا بھی آج اس حقیقت کا اظہار کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ ہم تثلیث کے ہرگز قائل نہیں۔ کیونکہ یہ عقیدہ توحید الٰہی پر زبردست دھبہ ہے۔ ہم حضرت مسیح کو خدا تعالیٰ کا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس بات کے قائل نہیں کہ وہ خدا کے بیٹے تھے۔ آپ نے عہد نامہ جدید سے ایک دلیل پیش کی ہے کہ .... نے کہا

"میں اور باپ ایک ہیں"

میں اس فقرہ پر تنقید کئے بغیر آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ واقعی یسوع مسیح نے یہ فقرہ اسی طرح کہا تھا۔ کیا یہ تسلیم شدہ حقیقت نہیں کہ عہد نامہ جدید میں ردوبدل ہوتا رہا ہے اور عیسائی سکالر خود اس بات کے قائل ہیں کہ عہد نامہ جدید کی کتب میں ہمیشہ سے تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ آپ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی بارھویں ایڈیشن کے صفحہ ۶۴۶ کا اچھی طرح مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ عہد نامہ جدید کی کتب کی تاریخی حیثیت کیا ہے اور ان کتب کے مصنفین نے یسوع مسیح کو بھی نہیں دیکھا اور یہ کتب عرصہ دراز کے بعد لکھی گئیں۔ پھر کس طرح یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ یسوع مسیح نے مذکورہ بالا فقرہ واقعی اسی طرح کہا تھا۔ اس کے برعکس قرآن کریم الہامی کتاب ہے اور قرآن کریم کے بارہ میں یورپین مستشرقین نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوا SIR VILIAM MUIR نے اپنی کتاب لائف آف محمدؐ کے صفحہ ۲۸ پر واضح طور پر لکھا ہے

"ہمارے پاس اندرونی اور بیرونی شہادت موجود ہے کہ اس زمانہ میں وہی قرآن مجید موجود ہے جو حضرت عثمانؓ نے مسلمانوں کو دیا اور استعمال کیا"

یہی مستشرق NOLDKE نے واضح طور پر لکھا ہے:

"یورپین مصنفین کی قرآن کریم میں تبدیلیاں ثابت کرنے کے بارے میں کوششیں بری طرح ناکام ثابت ہوئی ہیں"

یہ امر غلط ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت ہو کر کفارہ کا باعث ہوئے ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اگر ہم اس بات کو تسلیم کر لیں کہ وہ صلیب پر فوت ہوئے تو وہ نعوذ باللہ لعنتی ثابت ہوں گے۔ آپ کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ قرآنی تعلیم کے پیش نظر یسوع مسیح صلیب پر لٹکائے ہی نہیں گئے اور ان کی جگہ کسی اور کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہیں صلیب پر لٹکایا گیا۔ لیکن وہ زندہ ہی وہاں سے اتارے گئے اور بعد میں طبعی موت فوت ہوئے۔ اور اس طرح لعنتی موت سے خدا تعالیٰ کے فضل سے نجات پا گئے۔ ہمارے اس عقیدہ کا زبردست ثبوت innen ہے آپ اس کتاب کا بنظر غائر مطالعہ کریں تو آپ پر حقیقت منکشف ہو جائے گی۔

پھر آپ متی باب ۱۲ کی آیت ۴۰ کا بھی اچھی طرح مطالعہ کریں۔ اس آیت کے پیش نظر یسوع مسیح کی صلیبی موت کا عقیدہ آپ کس طرح دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت اس عقیدہ کی حقیقت پر کس شان سے روشنی ڈالتی ہے

"اور ہم نے ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو ٹھہرنے کے قابل اور بہتے ہوئے پانیوں والی تھی" (قرآن کریم ۲۳-۵۱)

یہ جگہ کشمیر کا سرسبز علاقہ ہے جس کے شہر سری نگر میں حضرت یسوع مسیح مدفون ہیں۔ اگر ہم آپ کی صلیبی موت کو قبول کر لیں تو پھر خدا تعالیٰ کا وجود نعوذ باللہ خونی۔ بے انصاف ظالم اور انتقام کے جذبہ سے بھرپور قرار دینا پڑے گا۔ لیکن میں خدا کے فضل سے مسلمان ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا قائل ہوں اور میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم کریم اور رحمٰن ہے۔ اور وہ اپنے [illegible] بندوں کے ساتھ انصاف [illegible] اور عدل [illegible] ہے۔ اور میرے [illegible]

(بقیہ صفحہ [illegible] پر)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اور قضا و قدر

"آجکل مسلمانوں میں ایک ایسا گروہ بھی پایا جاتا ہے جو کہتے ہیں کہ دعا کچھ چیز نہیں ہے اور قضا و قدر بہرحال وقوع میں آ جاتی ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ باوجود سچائی مسئلہ قضا و قدر کے پھر بھی خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں بعض آفات کے دور کرنے کے لئے بعض چیزوں کو سبب ٹھہرا رکھا ہے۔ جیسا کہ پانی پیاس بجھانے کیلئے اور روٹی بھوک کے دور کرنے کے لئے قدرتی اسباب ہیں۔ پھر کیوں اس بات سے تعجب کیا جائے کہ دعا بھی حاجت براری کے لئے خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ایک سبب ہے جس میں قدرت حق نے فیوض الٰہی کے جذب کرنے کیلئے ایک قوت رکھی ہے۔ ہزاروں عارفوں راستبازوں کا تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ درحقیقت دعا میں ایک قوت جذب ہے اور ہم بھی اپنی کتابوں میں اس بارے میں اپنے ذاتی تجارب لکھ چکے ہیں اور تجربہ سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت نہیں۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ قضا و قدر میں پہلے سے سب کچھ قرار پا چکا ہے مگر جس طرح یہ قرار پا چکا ہے کہ فلاں شخص بیمار ہو گیا اور پھر یہ دوا استعمال کرے گا تو وہ شفا پا جائے گا۔ اسی طرح یہ بھی قرار پا چکا ہے کہ فلاں مصیبت زدہ اگر دعا کرے گا تو قبولیت دعا سے اسباب نجات اس کے لئے پیدا کئے جائیں گے اور تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ جس جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اتفاق ہو جائے کہ بمعہ شرائط دعا ظہور میں آئے وہ کام ضرور ہو جاتا ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف کی یہ آیت اشارہ فرما رہی ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ یعنی تم میرے حضور میں دعا کرتے رہو آخر میں قبول کروں گا۔ تعجب کہ جس حالت میں باوجود قضا و قدر کے مسئلہ پر یقین رکھنے کے تمام لوگ بیماریوں میں ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرتے ہیں تو پھر دعا کا بھی کیوں دوا پر قیاس نہیں کرتے۔" (ملفوظات)

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

نوٹ:۔ یہ مضمون ہفت روزہ چٹان لاہور میں "معروف آدمیوں کی غیر معروف باتیں" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

"زارِ روس نکولس ثانی ۔ سطحِ ارض کے چھٹے حصے کا بلا شرکتِ غیرے و مختارِ مطلق — جس کے جاہ و حشمت کی نظیر کم از کم یورپ کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر تھی جسے خود اپنے پوشیدہ خزانوں میں پڑے ہوئے زر و جواہر کی تعداد تو کیا مقدار کا علم نہ تھا۔ جس کی شوکت و سطوت کا یہ عالم تھا کہ بادشاہ اس کے حضور میں جبہ سائی وجہ افتخار سمجھتے اور سلاطین اس کی نگاہِ التفات کے منتظر رہتے ۔ اس کی صرف ذاتی اراضی کی ملکیت ہی پچاس کروڑ ڈالر کے قریب بنتی تھی اور جواہرات کی قیمت کا اندازہ ۸۰ کروڑ ڈالر کے لگ بھگ تھا۔ اس کی ایک ماہ کی آمدنی ۱۰ لاکھ ڈالر تھی ۔ دوسرے لفظوں میں ہر سیکنڈ کے بعد اس کی دولت میں ۳۸۰ ڈالر کا اضافہ ہو جاتا ۔ لیکن محکوم و مجبور انسانوں کا خون جب جوش میں آتا ہے تو اس کے طوفانِ بے پناہ کے سامنے دولت کی پرشکوہ دیواریں ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتیں چنانچہ اس جابر و قاہر شہنشاہ کے انجام کی لرزہ خیز داستان تاریخِ انسانی کا ایک عبرت ناک باب ہے ۔

زار نکولس ثانی نے قریباً ربع صدی سرزمینِ روس پر "انا ولا غیری" کا ناقوس بجایا انسانوں کو بھیڑ بکریوں کی مانند جس طرح چاہا ہانک دیا اور جس وقت چاہا ذبح کر ڈالا۔ عوام کی نمائندگی کا دم بھرنے والی ڈوما کو جب جی میں آیا توڑ کے رکھ دیا۔ زار، زارینہ اور راسپوٹین کی تثلیث روس کے مفلس اور کنگال انسانوں کے لئے آفت و مصیبت کا ایک دانستہ باب تھی ۔

۱۹۱۷ء میں تین برس کے مسلسل وحشت خیز اور دہشت ناک قتل عام سے تنگ آکر اس کی فوجوں نے بغاوت کر دی اور جنگِ عظیم اوّل میں شرکت سے انکار کر دیا۔ پندرہ مارچ ۱۹۱۷ء کی تاریک رات کو بارہ بجے کے قریب چند جرنیل اس کی خوابگاہ میں داخل ہوئے ۔ زار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ اور بدحواسی کے عالم میں پوچھا ۔ "اس وقت کیا لینے آئے ہو یہاں؟ جرنیلوں نے خاموشی سے کاغذ کا ایک پرزہ اس کی جانب بڑھا دیا ۔ اس کا پڑھنا تھا کہ نکولس کا رنگ فق ہو گیا ۔ دل پر ہاتھ رکھ کر وہ ڈگمگانے لگا جرنیلوں کو خدشہ ہوا کہ کہیں یہ شخص واقعی بے ہوش ہو کر گر نہ پڑے۔ انہوں نے اسے سنبھال کر کرسی پر بٹھایا اور قیام گاہ کا محاصرہ کر کے بیٹھ رہے۔ زار بستر پر واپس چلا گیا۔ سونے کی بے حد کوشش مگر نیند آنے کا نام نہ لیتی تھی ۔ وہ اٹھا شیکسپیر کا ڈرامہ "جولیس سیزر" لیا اور بقیہ رات اسی کے مطالعے میں گذار دی ۔

صبح ٹھیک سوا گیارہ بجے اس نے لرزتے ہوئے ایک معمولی پنسل سے اپنی تخت سے دست برداری کے فرمان پر دستخط کر دیئے اور ایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا" خدا کا شکر ہے کہ ذمہ داریوں کے اس بارِ گراں سے نجات ملی ۔ اب میں اپنے کریمیا کے باغ میں پھولوں کی کیاریاں سینچا کروں گا"

لیکن کارکنانِ قضا و قدر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ چنانچہ ۱۶ جولائی ۱۹۱۸ء کے ہنگامِ نیم شب اسے اپنے اہل و عیال سمیت ایوانِ شاہی کی چار دیواری میں سے گھسیٹ کر ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی کے اندر دھکیل دیا گیا جس میں جگہ جگہ چوہوں کے بل، چڑیوں کے گھونسلے اور مکڑی کے جالے تھے۔ اور اس کے بعد خاک و خون کا ایسا وحشت ناک کھیل کھیلا گیا کہ سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔

اس غلیظ کوٹھڑی سے نکال کر انہیں کوہِ یورال کے دامن میں ایک قصبے کے باہر دو کمروں کے ایک بوسیدہ مکان کے اندر بند کر دیا گیا انقلابیوں نے انہیں مجبور کیا کہ ویسی ہی خوراک کھائیں جیسی ایک عام انسان کھاتا ہے ۔ کھانڈ ۔ چائے ۔ کافی یا دودھ مکھن کریم قوان کے نزدیک نہیں آنے دیئے جاتے تھے ۔ دن میں دو مرتبہ سیاہ آٹے کی باسی روٹی اور سبزیوں کا گاڑھا سا شوربا انہیں پیش کیا جاتا۔ دروازوں اور کھڑکیوں کے شیشوں پر باہر سے روغن کر دیا گیا تھا اور انہیں کھولنے کی اجازت مطلقاً نہیں تھی ۔ ایک دن چھوٹی شہزادی اناستاشیا نے کمرے کی گھٹی گھٹی فضا سے گھبرا کر کھلی اور صاف ہوا میں سانس لینے کے لئے ذرا سی کھڑکی کھولی تو سپاہی نے گولی چلا دی ۔ چوبیس گھنٹوں میں صرف پانچ منٹ کے لئے انہیں ملحقہ باغیچہ میں گھومنے کی اجازت تھی ۔ ننھا زار بیمار ہونے کے سبب چلنے پھرنے سے معذور تھا۔ اس لئے بوڑھا باپ بازوؤں پر اٹھا کر اسے سیر کراتا ۔

نگرانی کرنے والے سپاہی نیم برہنہ مکان کے اردگرد ٹہلتے رہتے۔ نوجوان شہزادیوں پر آوازے کستے اور دھینگا مشتی ہوتے ہوئے غلیظ اور بازاری گانے گاتے ۔ ایک دن ایک سپاہی نے ملکہ کا بٹوا چھین کر اس میں سے یہ کہتے ہوئے تمام نقدی نکال لی کہ "تمہیں اب روپیہ کی ضرورت نہیں"۔

زار بذاتِ خود انتہائی متین اور سلیم الطبع انسان تھا۔ درندگی اور بہیمیت کے اس تمام ناٹک کو دیکھنے کے باوجود ایک بار بھی حرفِ شکوہ اس کی زبان پر نہ آیا ۔ لیکن زارینہ اپنی درشت مزاجی کے سبب اکثر نالہ و شیون کرتی رہتی تھی اور دعائیں مانگتی تھی کہ خداوند وہ دن دکھائے جب ان درندوں سے گن گن کر بدلے سکوں

۱۶ جولائی ۱۹۱۸ء کی بھیانک اور گھناؤنی رات کو ایک نقاب پوش کمانڈر مکان میں داخل ہوا اور بلند آواز سے شاہی خاندان کو جگاتے ہوئے کہا کہ قصبہ میں ابتری بلوہ ہو گیا ہے ۔ لوگ زار کو قتل کرنے کے درپے ہیں ۔ اس لئے جلد سے جلد کپڑے پہن کر نیچے تہ خانے میں جا کر چھپ جانا چاہیئے ۔ یہاں سے کسی محفوظ مقام پر پہنچانے کے لئے گاڑی عنقریب پہنچ جائے گی ۔ سب افراد بدحواس ہو کر اٹھے اور افراتفری میں نیچے اترنے لگے ملکہ کی حالت سب سے زیادہ قابلِ رحم تھی ڈر اور خوف کے مارے اس پر لرزہ طاری تھا۔ آخر جب اس کے لئے کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تو شہزادی ایک ٹوٹی پھوٹی کرسی اٹھا لائی جس پر وہ اپنے بیمار اور پژمردہ بچے کو گود میں لے کر بیٹھ گئی ۔ اسی وقت سپاہی تہ خانے میں آدھمکے اور للکار کر کہنے لگے ۔

"تمہارے حامیوں نے تمہیں بچانے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے اور اب موت کے لئے تیار ہو جاؤ"

یکایک ایک سپاہی نے شہنشاہ پر گولی چلا دی جو اس کے جگر کو چیرتی ہوئی گزر گئی ۔ زار کے گرتے ہی عورتوں پر گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی ۔ مگر سپاہیوں کے غصے اور اشتعال کی یہ حالت تھی کہ بیشتر گولیاں اکارت گئیں ۔ وہ بار بار رائفلیں بھرتے ۔ لیکن دیوانہ وار بھاگتی ہوئی عورتیں ان کا نشانہ بننے نہ دیتی تھیں ۔ وہ چیختی چلاتی ہوئی ایک دوسرے کے پیچھے چھپ کر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتیں ۔ مگر موت کے آہنی پنجے نے آخر انہیں دبوچ ہی لیا۔ سپاہیوں نے ان کے سینوں میں سنگینیں گھونپ گھونپ کر ان کی چیخوں کو خاموش کیا ۔ نعشوں کے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو جانے کے بعد اس پر ہول تہ خانے میں ایک ایک چھوٹی سی شوریدہ سر کتیا کے بھونکنے کی آواز نے سفاک سپاہیوں کو چونکا دیا ۔ یہ کتیا باؤلی ہو کر نعشوں کے درمیان اپنی ننھی مالکہ کو ڈھونڈتی پھرتی تھی ۔ ایک سپاہی نے لپک کر اسے سنگین میں پرو لیا ۔ اور خوف اور غضب کی حالت میں قہقہے لگانے لگا ۔ پھر سپاہیوں نے لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان پر مٹی کا تیل چھڑکا اور آگ لگا دی جب لاشیں بالکل مسخ ہو گئیں تو انہیں فولاد کی ایک پرانی اور ویران کان کے اندر ذرا گڑھے میں لے جا کر پھینک دیا گیا

چند دن بعد اس جگہ جہاں لاشیں جلائی گئی تھیں ۔ دیہاتی لوگ لکڑیوں سے راکھ کریدتے تھے ۔ اکثر کو وہاں سے نہایت قیمتی ہیرے ملے کیونکہ ملکہ اور شہزادیوں نے اپنے لباس میں بے شمار چھوٹے چھوٹے موتی اور لعل چھپا رکھے تھے ۔

یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ اس تمام سفاکی و درندگی کی ذمہ داری سوویٹ حکومت پر عائد نہیں کی جا سکتی ۔ کیونکہ یہ خونریزی کسی سرکاری حکم کے ماتحت نہیں ہوئی تھی ۔ بلکہ حقیقت یہ ہے ۔ کہ بعد میں ان انقلابیوں کو اسی جرم کی پاداش میں پکڑ کر مقدمہ اور ان میں سے پانچ کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔ یہ قتل محض چند جنونی انقلابیوں کی اپنی خون آشامی کا نتیجہ تھا ۔

شاہی گھرانے کی جھلسی ہوئی اور خراب و خستہ لاشیں اس وقت پیرس میں دفن ہیں جہاں پر لہراتا ہوا تا دوں بھرا امریکی پرچم عظمتِ رفتہ کے احترام میں انسانی جبینوں کو جھکا دیتا ہے ان لاشوں کو یہاں تک پہنچانے میں بھی امریکہ کا ایک نتیجہ خیز حصہ ہے اور اس کی تفصیل یوں ہے :

جنوری ۱۹۲۰ء میں سائبیریا کے امریکی کونسل جنرل نے ایک دوست کی فرمائش پر لکڑی کا ایک معمولی صندوق جس پر رسّی لپٹی ہوئی تھی سائبیریا سے ہاربن میں انگلستان کے ہائی کمشنر کے دفتر پہنچا دیا ۔ امریکن کونسل کو قطعاً یہ علم نہ تھا کہ اس صندوق میں کیا ہے ۔ اور اس نے اس کی کبھی پرواہ نہ کی راستے میں سردی ناقابلِ برداشت تھی ۔ اس لئے وہ پاؤں گرم کرنے کے لئے بار بار صندوق کو ٹھوکریں مارتا تھا ۔ مگر جب وہ ہاربن پہنچا تو یہ سن کر ششدر رہ گیا کہ صندوق میں زارِ روس اور اس کے اہل و عیال کے آثار باقیہ ہیں ۔ جلد ہی صندوق کو نہایت پُراسرار طریق سے شنگھائی پہنچایا گیا اور وہاں سے پیرس بھیج دیا گیا ۔ پیرس میں نہایت اہتمام اور احترام سے اس صندوق کو کھلوایا گیا ۔

دوسرے آثار و نقوش کے علاوہ اس میں سے زارینہ کی ایک انگلی بھی ملی جس میں اس کی شادی کی انگوٹھی ابھی تک پہنی ہوئی تھی"

ولادت و اعانت الفضل

مکرم شیخ حمید اللہ صاحب ابن شیخ محمد عبد اللہ صاحب کلاتھ مرچنٹ لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین ۔

دوست شیخ صاحب موصوف نے اس خوشی کی تقریب پر مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (مینجر الفضل)

محترم رحمانی صاحب مرحوم

از ماسٹر سمیع اللہ صاحب بی اے (آنرز) ایم اے ۔ بی ایڈ

اکتوبر کی آخری تاریخوں میں ایک دن مجھے پتہ چلا کہ محترم صوفی نذیر احمد خاں صاحب رحمانی زیادہ بیمار ہیں۔ تعجب ہوا کہ ابھی ایک دو دن قبل وہ اپنے کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں سکول تشریف لائے تھے تو اچھے بھلے تھے۔ فوراً حاضر خدمت ہوا۔ تو پیٹ میں درد ہونے کی وجہ سے سخت بے چینی میں مبتلا پایا۔ درد کی شدت اور کرب کا اندازہ ان کے چہرے سے بآسانی کیا جا سکتا تھا۔ مگر پھر بھی مجھ سے اپنے روایتی انداز میں ملے اور اپنی بیماری کے بارے میں جب تک بھی بیٹھا رہا باتیں کرتے رہے۔ لیکن اس دوران میں میں نے محسوس کیا کہ وہ بہت ضبط سے کام لے رہے ہیں۔ اٹھنے لگا تو فرمایا کہ "میاں میرے لئے الفضل میں درخواست دعا کا اعلان کرا دیں"

اگلے دو تین دن میں ان کی خیریت سے مطلع ہونے کے لئے حاضر ہوتا رہا۔ مگر انہیں تاحال کوئی افاقہ نہ تھا۔ ایک شام ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی۔ پچھلے چار دنوں سے انہیں کوئی اجابت نہ ہو پائی تھی ان کا جسم دبانا شروع کر دیا۔ اسی دوران میں وہ مجھ سے میری والدہ کی صحت کے بارہ میں پوچھتے رہے اور پھر نہ جانے کس خیال سے اچانک فرمایا کہ "میاں مجھے افسوس ہے تو یہ ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ ہی حضور کی بیعت کر لینے کے باوجود اُن کا روئے پُر نور اپنی آنکھوں سے دیکھنے سے محروم ہی رہا۔ والد محترم نے میرے بڑے بھائیوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھجوا دیا مگر چھوٹا ہونے کی وجہ سے مجھے گھر ہی میں روک لیا۔ افسوس ہے میں صحابی نہ بن سکا"۔ اس وقت انہیں رفع حاجت محسوس ہوئی میں نے انہیں سنبھالا دیا تو اچھا خاصا گرم جسم حد درجہ ٹھنڈا ہو چکا تھا انہیں لحاف اوڑھا دیا گیا اور تلوے سہلائے پھر میں اٹھ کر چلا آیا اور یہ میری اُن سے آخری ملاقات تھی۔

بعد میں انیمہ کروایا گیا۔ اور اگلی صبح ان کی طبیعت بہت حد تک بہتر تھی غالباً اگلے دن انہیں لاہور لے جایا گیا جہاں البرٹ وکٹر ہسپتال میں انہیں اچھی جگہ مل گئی۔ اور علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

آٹھ نومبر صبح چار بجے انہوں نے اپنے بڑے لڑکے برادرم مکرم رشید احمد صاحب عنہاس سے وضو کے لئے پانی مانگا۔ کمزوری اس قدر غالب تھی کہ حرکت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ آہستہ سے فرمایا "میاں اللہ کو یاد کرو اور پانی لاؤ میں نے وضو کرنا ہے"۔ بھائی صاحب نے عرض کیا کہ "ابا جی تیمم کر لیں" چنانچہ لیٹے ہی لیٹے تیمم کیا اور نماز کے لئے نیت باندھ لی اور پھر یہی ان کے سفر آخرت کی نیت بھی ثابت ہوئی۔ دوران نماز ہی میں روح اپنے خالق، اپنے مالک حقیقی کی طرف پرواز کر چکی تھی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محترم رحمانی صاحب مرحوم مرنجاں مرنج بزرگ تھے۔ تقویٰ اور طہارت کا ایک چلتا پھرتا نمونہ تھے۔ روحانیت میں سچ مچ انہیں بہت اونچا مقام حاصل تھا۔ وہاں جہاں بھی رہے انہوں نے وہیں اپنی شرافت بزرگی اور خلوص کے نشان چھوڑے۔ مجھ سے ان کے تعلقات میرے زمانہ طالب علمی ہی کے تھے۔ میں خود ہی ان کا شاگرد نہیں ہوں۔ بلکہ میرے والد صاحب بھی ان کے شاگرد ہیں اور میں نے ہمیشہ اس پر بڑا فخر محسوس کیا ہے۔ جن دنوں وہ ہمیں پڑھایا کرتے تھے یہ امر واقع ہے کہ لڑکے ان سے بہت انس رکھتے تھے۔ اس کی وجہ غالباً یہی تھی کہ سکول کی کتابوں کے علاوہ ہم نے ان سے شرافت اور دوسروں کے لئے بے پایاں ہمدردی کے اصول بھی سیکھے

اور پھر سکول ہی میں مجھے ان کے شریک کار بننے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اگرچہ یہ بہت ہی تھوڑا عرصہ تھا۔ ۱۹۵۶ء میں وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں اپنی طویل علالت کے بعد ریٹائر ہو گئے تھے۔ تاہم میں نے ہی نہیں باقی اساتذہ نے بھی ان سے بہت کچھ سیکھا۔ سارا دن پڑھانے کے بعد چھٹی کے وقت تھک کر جب سب لوگ سٹاف روم میں جمع ہوتے تو محترم رحمانی صاحب اشعار سنا کر ہماری تھکن کو دور کرتے۔ میں نے ہمیشہ ان کے حافظے پر رشک کیا۔

شعر و ادب کا ایک نہایت ستھرا مذاق رکھتے تھے۔ جن لوگوں نے ان کے اس مذاق سے فائدہ اٹھایا ہے۔ وہ انہیں کبھی نہیں بھول سکتے۔ اردو اور فارسی کے سینکڑوں ہی اشعار انہیں یاد تھے۔ اور میں نے خود دیکھا ہے کہ مختلف تقاریر اور مقابلوں کے لئے بچوں کو انہوں نے اپنے ہاتھ سے تقاریر لکھ کر دیں اور پہروں ان کی نوک پلک سنوارنے میں اپنا وقت صرف کیا۔

ہر وقت ان کی زبان پر مسنون دعائیں جاری رہتی تھیں۔ شاید ہی کوئی نماز ہوگی جو انہوں نے با جماعت ادا نہ کی ہو۔ اکثر انہیں اندھیرے میں لالٹین ہاتھ میں پکڑے مسجد کی طرف محض با جماعت نماز ادا کرنے کیلئے جاتے دیکھا جاتا تھا۔

ان دنوں انہوں نے ریویو آف ریلیجنز کے لئے انگریزی میں مضامین کا ایک سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ ان کا ارادہ تھا کہ تفسیر کبیر کے ضروری مضامین کو انگریزی کا جامہ پہنا کر ان روحانی خزائن کو بیرونی دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ ایک دو تراجم اس سلسلہ میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن افسوس کہ انہیں اس خدمت کا زیادہ موقع نہ مل سکا۔

جب ان کی ریٹائرمنٹ پر سکول کی طرف سے انہیں الوداعی پارٹی دی گئی۔ طلباء اور اساتذہ کے سامنے آنسو ان کی آنکھوں سے رواں تھے اور جذبات کی شدت کی وجہ سے ان پر رقت طاری تھی۔ اس حالت میں بھی انہوں نے کہا تو یہی کہا کہ "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری زندگی سلسلہ کی خدمت ہی میں صرف ہوئی۔ اور اس کے لئے میں سلسلہ کا ممنون ہوں"۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ رحمانی صاحب مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العلمین۔

تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں مسابقت کی رُوح کی ضرورت ہے

احباب جماعت احمدیہ لاہور توجہ فرمائیں

مسابقت کی روح کسی جاندار میں دوڑتے ہوئے خون کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ روح جس جماعت کے افراد میں بھی پائی جائے اس کی کامیاب زندگی اور روشن مستقبل میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ تاریخ اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قابل رشک نمونے رہتی دنیا تک ہمارے لئے مشعل راہ رہیں گے۔ اسی جذبہ سے سرشار اور اسی رنگ میں رنگین ہو کر امام وقت اور مسیح دوراں کی جماعت کے افراد بھی ہر ایسے موقعہ پر جبکہ اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اپنی اپنی قربانی پیش کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ تحریک جدید کے ہر نئے سال کا اعلان ہمارے سامنے ایسے ایمان پرور نظارے پیش کرتا ہے کہ ادھر ہمارے موعود خلیفہ ایدہ اللہ بنصرہ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ اور ادھر مالی قربانیوں کی پیشکش کا تانتا بندھ گیا (جیسا کہ الفضل کی گذشتہ اشاعتوں سے ظاہر ہے)۔ اس مختصر نوٹ کے عنوان میں جماعت لاہور کو اسلئے مخاطب کیا گیا ہے کہ مرکز کو اس جماعت کی کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے امسال توقع ہے کہ وہ تحریک جدید کی قربانیوں میں مسابقت کی روح دکھاتے ہوئے ہر اس جماعت سے بہت آگے نکل جانے کی کوشش کریگی جو بلحاظ تعداد جماعت لاہور کے برابر یا اس سے کم ہو۔ جماعت لاہور کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے امیر بھی ایسا نصیب ہے کہ جو مسابقت کی روح دکھانے والے مخلصین کی صف اول میں رہتا ہے۔ امسال بھی جب یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا اعلان سالانہ انصار اللہ کے اجتماع میں پڑھ کر سنایا گیا۔ تو ان کا پہلا سوال یہی تھا کہ کیا آپ کا دفتر کھلا ہوگا۔ اور پھر اسی وقت وعدہ کے ساتھ ہی رقم بھی نقد ادا فرما دی۔ جیسا کہ الفضل کی اشاعت مورخہ ۳/۱۱/۵۹ میں مذکور ہے —— پس جماعت لاہور کے ہر فرد کا خواہ بوڑھا ہو یا بچہ، مرد ہو یا عورت فرض ہے کہ وہ اپنے امیر کے عملی نمونہ کی پیروی کرتے ہوئے اولین وقت میں "عہد اور ایفاء عہد" کا اہتمام کرے اور امسال جملہ احباب اس عزم صمیم سے کام کریں کہ وہ اپنی تعداد اور مالی حیثیت کے اعتبار سے اپنی جملہ ہمعصر اور ہم مرتبہ جماعتوں سے بہت آگے نکل جائیں۔ واللہ الموفق

(وکیل المال تحریک جدید)

ولادت:۔ مورخہ یکم نومبر ۵۹ء کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے عبدالحمید تجویز فرمایا احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالعزیز سائیکل ورکس گولبازار ربوہ)

محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم مبلغ بورنیو کی وفات پر تعزیتی قراردادیں!

درویشانِ قادیان

"جملہ درویشان قادیان اپنے مجاہد بھائی مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی غریب الوطنی میں وفات پر افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم نہایت درجہ مخلص خادم سلسلہ تھے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۱۹۳۵ء میں زندگی وقف کی اور سنگاپور میں پندرہ سال تک شاندار تبلیغی خدمت سرانجام دینے کی سعادت حاصل کی۔ اس عرصہ میں آپ جاپان کی قید میں بھی رہے جہاں محض دین کی خاطر آپ کو طرح طرح کے دکھ برداشت کرنے پڑے انہی کے نتیجہ میں آپ کو اپنی صحت کی قربانی دینی پڑی۔

آپ جماعت احمدیہ کے آٹھویں مجاہد ہیں جن کو میدان جہاد میں شہادت نصیب ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ جماعت کے نوجوانوں کو مرحوم کے نیک نمونہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

(قائمقام جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

باندھی سندھ

محترم ایاز صاحب مرحوم سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص اور جاں نثار خادم تھے جوانی سے لے کر آخر عمر تک آپ نہایت صبر و استقلال کے ساتھ فریضہ تبلیغ میں مشغول رہے اور منهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر کا اعلیٰ نمونہ آپ نے پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی بہت بہت رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں اور آپ کو اپنے اور اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ باندھی آپ کے بزرگ باپ اور آپ کے دوسرے عزیزوں کے ساتھ اس صدمہ میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ علی اکبر شاہ سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ باندھی

علی پور ضلع مظفر گڑھ

جماعت احمدیہ علی پور (گھلوان) ضلع مظفر گڑھ۔ مکرم مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی اچانک وفات پر نہایت افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ مولانا صاحب مرحوم اپنے اخلاص اور جوش اور دین واقف زندگی ہونے کے لحاظ سے جماعت کے نوجوانوں کے لئے ایک زبردست دعوت دے کر گئے ہیں کہ اپنے دلوں میں اشاعت اسلام کی بے پناہ تڑپ پیدا کر کے ساری دنیا میں پھیل جائیں اور اسی جدوجہد میں اپنی جانیں فدا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(نور محمد اوورسیر پنشنر صدر جماعت احمدیہ علی پور (گھلوان) ضلع مظفر گڑھ)

چک نمبر ۲۷۰ الف کا چیلو

جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۷۰ الف کا چیلو مظفر یارکرنے مکرم مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی وفات کا اندوہناک خبر پڑھ کر مسجد احمدیہ مقامی میں بعد نماز جمعہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا اور نہایت دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

مقامی جماعت ان کے خاندان اور لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صوفی غلام محمد پریذیڈنٹ چک نمبر ۲۷۰ الف ضلع مظفر یارکر)

جیکب آباد

جماعت احمدیہ جیکب آباد حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز مبلغ بورنیو کی وفات پر نہایت گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔ اور اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ مولا کریم ہمارے نڈر احمدیت کے جانباز اور مجاہد بھائی کو جنت کے عالی مقام عطا فرمائے اور آپ کی اہلیہ محترمہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور ان کو صبر جمیل عطا کرے نیز ہم کو بھی توفیق عطا کرے کہ ہم بھی ایاز شہید کی طرح اپنی جانیں احمدیت پر نچھاور کریں۔ آمین۔

(ملک بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جیکب آباد)

انور آباد

جماعت احمدیہ انور آباد نے محترم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ بورنیو کی وفات پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں اور بوڑھے والد اور بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور محترم مولوی صاحب موصوف کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ انور آباد سابق سندھ تحصیل وارہ ضلع لاڑکانہ)

وعدہ جات کے حصول کی ذمہ داری

ہر احمدی فرد، ہر سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اور بارسوخ احمدی کا فرض ہے کہ وہ (۱) جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک کے وعدے لے (۲) ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے (۳) پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔

حضور کی اس مقدس آواز کا مخاطب ہر احمدی فرد ہے۔ پس محاسبہ کیجئے کہ کیا آپ اس پر عملی طور پر لبیک کہہ چکے ہیں؟

(وکیل المال اول تحریک جدید)

طلباء جامعہ احمدیہ کا تقریری انعامی مقابلہ

مورخہ ۱۰؍۱۱؍۶۹ بروز منگل مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ....
چہار اول کے طلباء کا ایک تقریری انعامی مقابلہ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف صدر مجلس ہذا کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں جج صاحبان کے فیصلہ کے مطابق۔

(۱) مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق — اول
(۲) مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب — دوم
(۳) مکرم سید داؤد احمد صاحب انور — سوم

قرار پائے۔ چونکہ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق انعام کے لئے نہیں بلکہ صرف پوزیشن کے لئے حصہ لے رہے تھے اس لئے اول انعام کے مستحق قاضی نعیم الدین احمد صاحب اور دوم انعام کے مستحق سید داؤد احمد صاحب انور قرار پائے۔

اس مقابلہ میں مکرم نور احمد صاحب منیر۔ مولوی مقبول احمد صاحب اور ملک مبارک احمد صاحب نے منصفی کے فرائض سرانجام دیئے۔ (سیکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بڑی ہمشیرہ بہاول نگر میں دو ہفتوں سے سخت بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (طارق سعید ربوہ)

(۲) بندہ کو ڈیڑھ سال سے گھٹنوں میں دردوں کی تکلیف ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ احباب سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین
(حمید احمد ولد حکیم فیروز الدین صاحب دار الصدر غربی خانیوال نمبر ۹/۱۰)

(۳) میرے بھائی محمد افضل صاحب کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہو چکا ہے۔ احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست ہے (محمد اکرم ابن صوفی محمد عبد اللہ صاحب ڈائل میکر دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۴) میری چھوٹی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ (قاضی مبارک احمد شاہد سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ)

(۵) خاکسار عرصہ دو سال سے بیمار ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ماسٹر حیات محمد ڈیرہ والہ سیالکوٹ)

(۶) میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سے نجات بخشے۔ (مسز عبد الرحمٰن ۔ بہاولنگر)

(۷) میرا پوتا عزیزم عبد الحلیم بعمر ۹ ماہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہا تھا۔ اس مرض سے تو افاقہ ہے لیکن اب اسہال کی تکلیف سے کمزور بہت ہو گیا ہے۔ احباب عزیز کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الرحمٰن شرما محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۸) ہم پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عمر حیات مقام نکڑا ضلع لائلپور)

(۹) میرے بہنوئی مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب آف گوندلانوالہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے — رفیق احمد ججہ سیالکوٹی سٹوڈنٹ ربوہ

(۱۰) ایک صاحب فتح محمد نامی ساکن لائلپور جو ابھی تک سلسلہ احمدیہ میں داخل تو نہیں مگر بہت حد تک احمدیت سے متاثر ہیں۔ ان پر ایک مقدمہ بنا ہوا ہے وہ جماعت کے احباب سے دعا کے خواہشمند ہیں کہ اس مقدمہ میں اللہ تعالےٰ باعزت بری فرمائے۔ آمین۔

(عبدالرحیم مستری محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

(۱۱) مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی درویش ڈھاکہ میں فالج سے بیمار ہیں۔ اور بہت تکلیف میں ہیں۔ نیز مکرم دفعدار عبداللہ صاحب درویش قادیان کی آنکھوں پر موتیا بند اترنا شروع ہو گیا ہے۔ مرکزی لائبریری کے انچارج کے طور پر آپ مفید کام کر رہے ہیں۔ احباب براہ کرم ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک صلاح الدین ایم۔ اے قادیان)

(۱۲) برادرم مکرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام احمد بدوملہی)

(۱۳) میرے لڑکے ملک بشارت احمد خان ظفر کا محکمانہ امتحان شروع ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک عبدالعظیم خاں ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زئیاں)

(۱۴) میرے دو بھائی کراچی میں ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (حافظ عزیز احمد آف چنیوٹ)

(۱۵) میرے والد ملک ظہور الحق صاحب عباسی لاری کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں (اکرام الحق عباسی بھیرہ)

(۱۶) میرے والد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہدی پور اور والدہ صاحبہ بوجہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ (محمد امین قائد خدام الاحمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ)

(۱۷) میں چند ایک مشکلات میں مبتلا ہوں۔ جماعت کے بزرگوں اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست کرتا ہوں (محمد صدیق کینٹین ہولڈر نور ہسپتال لائلپور)

(۱۸) میرے بھائی جان آجکل محکمانہ امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (اظہر محمود ملک بارا میڈیسن لاہور)

(۱۹) میرے والد بزرگوار حکیم سردار محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری عرصہ سے عارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ دائیں طرف ہلکے فالج کا اثر ہے احباب والد صاحب کی کامل صحت والی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ (سلیم احمد خلیل آف ڈگری حال سول ہسپتال میرپور خاص)

دعائے مغفرت

میرے والد محمد لقمان صاحب ۵/۱۱ کو دار فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ ضلع نوابشاہ)

ایک نو مسلم جرمن کا خط

(بقیہ صفحہ ۳)

ہونٹوں پر ہر دم یہ الفاظ جاری رہتے ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

"اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)" میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسلام ایک عالمگیر اور زندہ مذہب ہے اور میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اسلام کی تعلیمات کا سچے دل سے مطالعہ کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ خدا تعالےٰ سے حقیقی اور سچا تعلق اسلام کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے۔

اصلاحی کمیٹیاں توڑ دی گئیں

لاہور ۱۳ نومبر گذشتہ مئی میں صوبے کے شہروں میں جو اصلاحی کمیٹیاں قائم کی گئی تھیں انہیں فوری طور پر توڑ دیا گیا ہے۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے تحت عنقریب ہونے والے انتخابات کے موقع پر ان کمیٹیوں کے ارکان دخل اندازی نہ کر سکیں۔

ملتان روڈ پر مضافاتی شہر کا سنگ بنیاد فروری میں رکھا جائیگا

بارہ دسمبر تک سروے کا کام مکمل ہو جائے گا

لاہور ۱۳ نومبر۔ قائم مقام صدر مملکت لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے کل لاہور میں انکشاف کیا کہ لاہور ملتان روڈ پر بسائے جانے والے مضافاتی شہر کا سنگ بنیاد آئندہ فروری میں رکھ دیا جائیگا اس شہر میں پچاس ہزار کنبے آباد کئے جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ اس شہر کا سروے ۱۲ دسمبر تک مکمل ہو جائے گا۔ شروع میں تجویز یہ تھی کہ اس شہر کے لئے چودہ سو ایکڑ اراضی مختص کی جائے لیکن اب اس کے لئے تین ہزار ایکڑ اراضی وقف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

وزیر بحالیات نے کل صبح مجوزہ مضافاتی شہر کی جگہ کا معائنہ کیا۔ اس وقت ریونیو بورڈ کے رکن مسٹر ایم ڈبلیو عباسی چیف سٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا لاہور ڈویژن کے کمشنر مسٹر ایل۔ اے قریشی، ہاؤسنگ ایجنسی کے ڈائریکٹر کرنل نصیر الدین ہمایوں، تعمیرات کی یونانی فرم کے ایک نمائندے اور متعدد دوسرے افسران کے ہمراہ تھے۔ آپ نے مجوزہ شہر کے منصوبے کے سلسلہ میں متعلقہ افسروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا مکانات اور تجارتی ادارے برسوں تک تعمیر ہوتے رہیں گے۔ لیکن سنگ بنیاد رکھنے کے فوراً بعد معمولی لاگت کے مکانات کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا حکومت مجوزہ شہر کے پلاٹ تیار کرنے کے سلسلہ میں ابتدائی طور پر ایک کروڑ روپیہ منظور کر چکی ہے۔

اس شہر میں بڑی اور چھوٹی صنعتیں جاری کرنے کا کام بھی شروع کیا جائے گا تاکہ عوام روزگار کے لئے نئی راہیں پیدا کی جائیں۔ آپ نے کہا کہ جو کارخانے لاہور کے نشیبی علاقوں میں واقع ہیں انہیں مجوزہ شہر میں منتقل کر دیا جائیگا۔ کیونکہ اس شہر کی سطح بلند ہوگی۔ صنعتکاروں کا اپنا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ اپنے کارخانے محفوظ مقامات پر منتقل کر لیں تاکہ سیلابوں وغیرہ سے انہیں نقصان نہ پہنچ سکے۔ قائم مقام صدر نے کہا کہ مضافاتی شہر اور بستیاں بنانے کے سلسلہ میں حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو مکانات فراہم کرنے میں ترجیح دی جائے جو کم آمدنی رکھتے ہوں۔

ایک کمرے والے دس ہزار کوارٹر

آپ نے کہا کہ اس مضافاتی شہر میں ایک کمرے والے دس ہزار کوارٹر چند مرحلوں میں مکمل ہو جانے چاہئیں تاکہ کم استطاعت والے لوگوں کو کرایہ میں قیمت کی ادائیگی کے اصول کے تحت ان کوارٹروں کے مالکانہ حقوق دئے جا سکیں۔ ظاہر ہے کہ ان سے لمبے عرصہ میں قسطوں کے ذریعہ قیمت وصول کی جائے گی آپ نے کہا حکومت کی غرض و غایت یہ ہے کہ نئی بستیاں آباد کر کے بڑھتے ہوئے شہروں کی بھیڑ بھاڑ کم کی جائے آپ نے تجویز کیا کہ اس مضافاتی شہر کو سڑکوں کے ذریعے وحدت کالونی اور نئے یونیورسٹی ٹاؤن سے ملا دینا چاہیئے تاکہ لاہور اور مجوزہ شہر کے درمیان ایک سڑک کی بجائے کئی سڑکوں پر آمد و رفت ہو سکے۔ آپ نے کہا کہ مجوزہ شہر کو شرقپور سے بھی ملا دینا چاہیئے تاکہ لاہور لائل پور روڈ پر ٹریفک کم ہو جائے اور لائل پور سے آنے والی ٹریفک نئے شہر کی طرف پھیری جا سکے۔

آپ پانچ میل لمبا کچا راستہ موٹر پر طے کر کے دریائے راوی کے کنارے پہنچے جہاں شرقپور اور نئے مضافاتی شہر کو ملانے والی سڑک کے لئے دریا پر پل تعمیر کیا جائے گا۔ آپ نے متعلقہ افسروں کو بتایا کہ اگر کوٹ لکھپت ریلوے سٹیشن تک ایک سڑک تعمیر کر دی جائے تو اس سے اس شہر کے عوام کو بڑا فائدہ پہنچے گا کیونکہ یہ ریلوے سٹیشن اس شہر کا قریبی ریلوے سٹیشن ہوگا آپ نے کہا کہ لاہور اور مضافاتی شہر کے درمیان آمد و رفت کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرنی چاہئیں

زمین کے مالکوں کو معاوضہ

جنرل اعظم خان نے کہا کہ اس شہر کے لئے حاصل کی جانے والی زمین کے مالکوں کو زمین کے حصول کے قانون کے مطابق معاوضہ دیا جائیگا مجوزہ شہر کے قریب واقع دیہات کے لئے سہولتیں بہم پہنچا کر انہیں ترقی دی جائے گی۔

شیخوپورہ

کل سہ پہر وزیر بحالیات لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے شیخوپورہ میں ایک ہزار دعویداروں کو متروکہ املاک کے انتقال کے کاغذات پیش کئے اور اس طرح اس شہر میں جہاں تک اس شہر کی آبادکاری کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ مختلف خاندانوں کی نمائندگی کرنے والے ایک صاحب نے دعویداروں کی طرف سے وزیر بحالیات سے کاغذات انتقال وصول کئے۔ اور جب جنرل محمد اعظم نے متعلقہ عملے کو خراج تحسین پیش کیا کہ اس نے شہری آبادکاری

م کا کام سب سے پہلے ختم کر کے شیخوپورہ کو پاکستان بھر کے شہروں میں امتیازی حیثیت عطا کر دی ہے۔ تو حاضرین نے پرجوش تالیوں اور نعروں سے اس اعلان کا خیر مقدم کیا۔

پاکستان کے لئے صدارتی نظامِ حکومت زیادہ موزوں ہے

نیا آئین ڈیڑھ سال کے اندر مُرتب کر لیا جائے گا

تہران ۱۴ نومبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا ہے "میرے خیال میں پاکستان کے لئے حکومت کا صدارتی طریق بے حد مناسب رہے گا۔ یہ کل رات سفارت پاکستان متعینہ ایران میں ہز لارڈ ماسفیر پاکستان کی طرف سے دیئے گئے ایک استقبالیہ میں ایران میں مقیم پاکستانیوں سے خطاب کر رہے تھے

آپ نے کہا ملک کی ترقی کے لئے استحکام کی سخت ضرورت ہوتی ہے اور صدارتی طریقہ حکومت ملک میں ایسی سیاسی تبدیلیاں پیدا نہیں ہونے دے گا جن کی بنا پر پچھلے سال ملک تباہی کے کنارے تک پہنچ گیا تھا

صدر نے بنیادی جمہوریتوں کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے باعث ملک میں ایسے سماجی ادارے قائم ہو جائیں گے جو عوام کو ملک کی مختلف ترقیاتی سرگرمیوں میں شریک ہونے کی رغبت دلائیں گے۔

آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی کامیابی کی وجہ سے ایشیا اور افریقہ کے دوسرے کم ترقی یافتہ ممالک بھی اس نظام پر عمل شروع کر دیں گے۔ آپ نے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ میرے الفاظ کا ہرگز یہ مطلب نہ سمجھا جائے کہ اس سلسلے میں پاکستان کو کم ترقی یافتہ ممالک کی رہنمائی کا دعوےٰ ہے آپ نے کہا بنیادی جمہوریتیں ملک میں عام بیداری پیدا کرنے میں مدد دیں گی۔ آپ نے کہا اگلے ماہ جو انتخابات ہونے والے ہیں وہ عوام میں ذاتی صلاحیتیں اجاگر کرنے میں بڑی مدد دیں گے۔

نیا آئین

صدر پاکستان نے امید ظاہر کی کہ ڈیڑھ سال کے اندر اندر پاکستان میں قابل عمل آئین مرتب ہو جائے گا اور اس کے باعث ملک میں ایسی مستحکم حکومت قائم ہو جائیگی جو قومی ترقی کی پالیسیوں کی تکمیل کے لئے عرصے تک قائم رہ سکے گی

صدر نے انکشاف کیا کہ سابقہ حکومت نے صرف انتخابات کی تیاری پر ساڑھے تین کروڑ روپیہ صرف کیا تھا اور اگر انتخابات ہو جاتے تو حکومت کا مزید ساڑھے چار کروڑ روپیہ صرف ہو جاتا۔ آپ نے اس موقع پر حاضرین سے استفسار کیا کہ کیا پاکستان جیسا غریب ملک اتنی بڑی رقم کو تلف کرنے کی تاب لا سکتا ہے۔ آپ نے کہا آزادی کے حصول کے بعد پاکستان کے لئے دو چیزوں کی سب سے زیادہ ضرورت تھی (۱) صحیح منصوبہ بندی

(۲) ذمہ داری کا احساس

صدر پاکستان نے ایران میں رہنے والے پاکستانیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا آپ کا تعلق زندگی کے جس بھی شعبے سے ہو لیکن آپ کو ایران میں پاکستان کے سفیروں کی حیثیت حاصل . . . . آپ کو نہ صرف اپنا بلکہ پاکستان کا وقار بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا آپ کو ہر معاملے میں یہ خیال پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ آپ کا اپنا کردار اور ملک کا وقار بلند رہے۔ بدقسمتی سے ہم ایک لمبے عرصہ تک غلام رہے ہیں جس کی وجہ سے عوام کردار کی اہمیت فراموش کر گئے ہیں۔ لیکن اب خدا کے فضل سے ہم آزاد ہیں۔ لہذا کوئی وجہ نہیں کہ ہم آزادی سے نہ جئیں اور اپنے کردار اور قومی وقار کو بلند نہ رکھیں۔ اب ہمیں زندگی کی قدروں کو اجاگر کرنا چاہیئے تاکہ ہم اچھے انسان کہلا سکیں۔

پریڈ کا معائنہ

کل صبح صدر پاکستان نے حالیہ میں ایرانی فوج کی پریڈ دیکھی۔ اس موقعہ پر شہنشاہ ایران ان کے ہمراہ تھے۔ جب صدر پاکستان پریڈ کے میدان میں پہنچے تو انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا گیا اس موقعہ پر شاہی خاندان کے ارکان ڈاکٹر منوچہر اقبال وزیر اعظم کابینہ کے دوسرے ارکان سفارتی نمائندے اور بہت سے فوجی اور غیر فوجی افسر بھی موجود تھے۔ کل شام صدر پاکستان شہنشاہ ایران کے ہمراہ شمالی ایران روانہ ہو گئے جہاں وہ شکار کھیلیں گے

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندے نے تہران سے اطلاع دی ہے کہ کل جب جب صدر پاکستان نے مشہد مقدس میں حضرت امام رضا کے مقبرے کی زیارت کی تو آپ جب واپس تشریف لا رہے تھے تو قرآن حکیم کا نسخہ متولی کی طرف سے پیش کیا گیا تھا اسی طرح طلوع اسلام کے وقت کے بعض سکے قرآن حکیم کا ایک نسخہ اور مقبرے ... دوسرے تحفے بھی صدر پاکستان ... صدر نے درگاہ کے لئے پچاس ... ہزار ... پیش کیا تھا۔

تمام صنعتی دعاوی کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا

تصفیہ کا کام تیز کرنے کیلئے لاہور کو ۲۲ بائیس حصوں میں بانٹ دیا جائیگا (جنرل اعظم)

لاہور ۱۴ نومبر قائم مقام صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل لاہور میں کہا کہ بوگس صنعتی کلیموں کی بہت بڑی تعداد کا انکشاف ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے سارے صنعتی کلیموں کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے تاکہ تصفیہ کے کام سے بوگس کلیموں کو بالکل خارج کیا جا سکے

آپ نے کہا کہ تحقیقات کے دوران کسی پر سختی نہیں ہونی چاہیئے۔ تحقیقات صرف حقائق کی بنا پر کلیموں کی تصدیق کے قواعد کے مطابق کی جائے گی۔

آپ نے تصفیہ کے صنعتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ چھوٹے چھوٹے دعویداروں کو اپنے کلیم مجتمع کر کے صنعتی اداروں کے نیلام میں شریک ہونا چاہیئے اور ایسے لوگوں کو آگے لانا چاہیئے جنہیں صنعتی اداروں کے چلانے کا تجربہ ہو آپ نے کہا اس رعایت سے ایک طرف ہزاروں چھوٹے دعویداروں کو فائدہ پہنچے گا۔ دوسری طرف ان کے لئے معیشت کا ایک عمدہ ذریعہ نکل آئیگا

آپ نے کہا صنعتی اداروں کو ملک کی صنعتی حالت کے استحکام کے لئے نیلام کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا لاہور میں تصفیہ کا کام تیز کرنے کے لئے لاہور کو بائیس ۲۲ سیکٹروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ہر سیکٹر کا انچارج ایک اسسٹنٹ سیٹلمنٹ کمشنر ہوگا۔

دعائے مغفرت

عزیز حفیظ الرحمٰن ابن حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی بعمر بارہ یا تیرہ سال کل مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء بروز جمعہ بوقت نو بجے شب بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ مرحوم بعارضہ بخار تشویشناک طور پر بیمار تھا۔ اور لطف الرحمٰن ناز کارکن دفتر تعمیر کا چھوٹا بھائی تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی ... فرمائے۔ اور پسماندگان خصوصاً ضعیف والدہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین
(فیاض محمود۔ انیاض ... ربوہ)